Digitized by Khilafat Library Rabwah

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اِنَّ الۡفَضۡلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤۡتِیۡہِ مَنۡ یَّشَآءُ
عَسٰۤی اَنۡ یَّبۡعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحۡمُوۡدًا

فون ۴۴۹

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ

الفضل ربوہ

بروز ہفتہ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily
ALFAZL
RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۶۲/۲۷ | ۲۸ر ذوالحجہ ۱۳۹۲ھ ۳ر تبلیغ ۱۳۵۲ھش ۳ر فروری ۱۹۷۳ء | نمبر ۲۷

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

خدا تعالیٰ پر مستحکم ایمان لانے کیلئے ضروری ہے کہ اسکی کتاب پر مستحکم ایمان ہو

مومن کو قرآن کریم ایک اعلیٰ درجہ کا معجزہ اور حقائق و معارف کا ناپیداکنار دریا نظر آتا ہے

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اسلام پر مخالفین کی طرف سے کئے جانے والے اعتراضات کا ذکر کرتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں:-

"اگرچہ بظاہر ان اعتراضات کا ایک طوفان برپا ہونے سے ایک سرسری خیال سے قلق اور غم پیدا ہوتا ہے۔ مگر جب غور سے دیکھا جائے تو یہ اعتراضات اسلام کے لئے مضر نہیں ہیں بلکہ اگر ہم آپ ہی غفلت نہ کریں تو اسلام کے مخفی دقائق و حقائق کے کھلنے کے لئے حکمت خداوندی نے یہ ایک ذریعہ پیدا کر دیا ہے۔ تا ان معارفِ جدیدہ کی روشنی سے جو اس تقریب سے غور کرنے والوں پر کھلیں گے اور کھل رہے ہیں حق کے طالب ان ہولناک تاریکیوں سے بچ جائیں جو اس زمانہ میں رنگارنگ کے پیرایوں میں ظہور پذیر ہو رہی ہیں۔ ہاں یہ اعتراضات غفلت کی حالت میں سخت خوف کی جگہ ہیں اور ایک ضلالت کا طوفان برپا کرنے والے معلوم ہوتے ہیں۔ اور مجرّد اسلامی عقائد کا یاد رکھنا یا پرانی کتابوں کو دیکھنا ان سے محفوظ رہنے کے لئے کافی نہیں اور حقیقت شناس لوگ سمجھتے ہیں کہ اس زمانہ کے ان اعتراضات سے ایک بھاری ابتلا مسلمانوں کے لئے پیش آگیا ہے اور اگر مسلمان لوگ اس بلا کو تغافل کی نظر سے دیکھیں گے تو رفتہ رفتہ ان میں اور اُن کی ذرّیت میں یہ زہرناک مادّہ اثر کرے گا، یہاں تک کہ ہلاکت تک پہنچ جائے گا۔ وہ ایمان جو بُرے ارادوں اور لغزشوں پر غالب آتا ہے بجُز عرفان کی آمیزش کے کبھی ظہور پذیر نہیں ہو سکتا۔ پس ایسے لوگ کیونکر خطراتِ لغزش سے محفوظ رہ سکتے ہیں جو قرآنِ کریم کی خوبیوں سے ناواقف اور بیرونی اعتراضات کے دفع کرنے سے عاجز اور کلام الٰہی کے حقائق اور معارفِ عالیہ سے مُنکر ہیں بلکہ اس زمانہ میں اُن کا وہ خشک ایمان سخت معرضِ خطر میں ہے اور کسی ادنیٰ ابتلا کے تحمّل کے قابل نہیں ہے۔ خدائے تعالیٰ پر اُسی شخص کا ایمان مستحکم ہو سکتا ہے جس کا اُس کی کتاب پر ایمان مستحکم ہو۔ اور اُس کی کتاب پر بھی ایمان مستحکم ہو سکتا ہے کہ جب بغیر حاجت منقولی معجزات کے جو اب آنکھوں کے سامنے بھی موجود نہیں ہیں خود خدا تعالیٰ کا پاک کلام اعلیٰ درجہ کا معجزہ اور معارف و حقائق کا ایک ناپیداکنار دریا نظر آوے۔"

(آئینہ کمالاتِ اسلام صفحہ ۳۷، ۳۸)

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۲ر تبلیغ۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ:-

سردرد اور پیچش کی وجہ سے طبیعت ناساز ہے۔

احباب حضور کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے توجہ اور التزام کے ساتھ دعا فرمائیں۔

ربوہ ۲ر تبلیغ۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع یہ ہے کہ:-

چکروں کی تکلیف ابھی تک چل رہی ہے گو پہلے کی نسبت کم ہے۔

لیکن ضعف اور کمزوری بہت ہے۔

احباب جماعت خاص توجہ سے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضرت سیدہ ممدوحہ کو کامل و عاجل صحت عطا فرمائے اور تادیر سلامت رکھے۔ آمین

مکرم جناب ڈاکٹر محمد شفیع صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ بھنڈی بھٹیاں ربوہ میں جگر میں خرابی اور خون کی کمی کے باعث شدید بیمار ہیں۔ احباب کامل شفایابی کے لئے دعا فرمائیں۔

(محمد ادریس عابد)

میرے بڑے بیٹے عزیزم عطاء الرحمٰن صاحب طاہر صدر جماعت احمدیہ حلقہ سوسائٹی کراچی کو سکوٹر کے حادثہ میں سر اور بازو پر چوٹیں آگئی ہیں۔ احباب سے عزیز موصوف کی کامل شفاء کے لئے درخواستِ دعا ہے۔ (خاکسار ابوالعطاء جالندھری)

محترم کیپٹن احمد دین صاحب صدر محلہ دارالرحمت وسطی ربوہ ایک ماہ سے بعارضہ یرقان صاحب فراش ہیں۔ علاج معالجہ کے باوجود کوئی افاقہ نہیں ہو رہا۔ کمزور بہت ہو گئے ہیں۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں کامل و عاجل صحت عطا فرمائے۔ آمین

یوم مصلح موعود

پیشگوئی مصلح موعود کی یاد میں جماعت احمدیہ ہر سال جلسے کرتی ہے۔ امسال ۲۰ر فروری کو منگل کا دن ہوگا۔ جو جماعتیں اس دن جلسے کر سکیں وہ ضرور اس دن جلسے منعقد کریں۔ اگر شہری جماعتیں اتوار ۱۸ر فروری کو جلسہ کرنے میں سہولت دیکھیں تو اتوار کے دن جلسہ کریں۔ امراء اور صدر صاحبان نوٹ فرمالیں۔ جلسے اس دن کے شایانِ شان کئے جاویں اور نظارت اصلاح و ارشاد کو رپورٹیں بھجوائی جائیں۔

(ناظر اصلاح وارشاد)

پبلشر:- مسعود احمد؛ پرنٹر:- سید عبدالحی؛ مطبع:- ضیاء الاسلام پریس ربوہ؛ مقام اشاعت:- دفتر الفضل محلہ دارالرحمت غربی، ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۳ تبلیغ ۱۳۵۲ھش

مُسلمانوں کے لئے ترقی کی قرآنی راہ

ہم اِس امر پر روشنی ڈال چکے ہیں کہ فی زمانہ مسلمانوں کو جو انتہائی ہولناک اندرونی خطرہ درپیش ہے وہ یہ ہے کہ ان میں مغربی اقوام کی نقالی اور ان کے خود ساختہ اصولوں اور نظریات اور طرزِ عمل کو اپناتے ہوئے مادی ترقی و عروج حاصل کرنے کا رُجحان بڑھتا جا رہا ہے۔ حالانکہ مغربی اقوام نے یہ ترقی اور عروج خدا تعالیٰ، مذہب اور بالخصوص حیاۃ الآخرۃ کے عقیدہ سے انحراف اختیار کر کے حاصل کیا ہے جو ایک زبردست خدائی آزمائش کی حیثیت رکھتا ہے۔ اگر وہ اِس آزمائش میں پوری نہ اُتریں اور خدا تعالیٰ کی طرف انہوں نے رجوع نہ کیا تو پھر ان کا ایک ہولناک عذاب اور عبرتناک انجام سے دوچار ہونا یقینی ہے۔ اب جو مشرقی قومیں اُنہیں کے نقشِ قدم پر چلتے ہوئے ترقی کی خواہاں ہیں اور انہی کی روش اور طرزِ عمل کو اپنانے اور مادی ترقی حاصل کرنے کی رَو میں بہی جا رہی ہیں وہ اِس امر سے بے خبر ہیں کہ خود اُن کا بھی مغربی اقوام کے ہولناک انجام میں حصہ دار بننا ناگزیر ہو جائے گا۔

اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو مادی ترقی اور عروج کے لئے اپنی طاقتوں اور صلاحیتوں کو بروئے کار لانے سے منع نہیں کیا ہے بلکہ اس کی ترغیب دی ہے لیکن اِس مقصد میں کامیابی کی راہیں متعین کر دی ہیں اور وہ یہ کہ وہ اللہ تعالیٰ کی ہستی پر زندہ ایمان پیدا کریں قرآن مجید کو اپنا دستور العمل بنائیں اور تقویٰ کی راہوں پر گامزن ہوں اور پھر ساتھ کے ساتھ مادی ترقی کیلئے بھی مساعی بروئے کار لائیں۔ اِس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ خدائی تائید و نصرت ان کے شاملِ حال ہوگی اور وہ صحیح خطوط پر دنیا میں ترقی کرتے چلے جائیں گے۔ پھر وہ جس راہ میں بھی قدم اُٹھائیں گے، کامیابی اُن کے قدم چُومے گی اور وہ آگے ہی آگے بڑھتے چلے جائیں گے اور اُن کے حق میں یہ خدائی وعدہ آب و تاب اور شان کے ساتھ پُورا ہوتا چلا جائے گا کہ:-

(۱) وَلَا تَهِنُوْا وَلَا تَحْزَنُوْا وَاَنْتُمُ الْاَعْلَوْنَ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ؀ (آل عمران آیت ۱۴۰)

اور تم کمزوری نہ دکھاؤ اور نہ غم کرو اور اگر تم مومن ہو تو تم ہی بالا رہو گے۔

(۲) وَلَنْ يَّجْعَلَ اللّٰهُ لِلْكٰفِرِيْنَ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ سَبِيْلًا ؀ (النساء آیت ۱۴۲)

اور اللہ کافروں کو مومنوں پر ہرگز غلبہ نہیں دے گا۔

یہ اور اِسی طرح تائید و نصرت اور غلبہ کے اَور بہت سے وعدے ہیں جو خدا تعالیٰ نے قرآنِ مجید میں ذکر کیا ہے جو اُن کے حق میں پُورے ہوں گے اور وہ ترقی پر ترقی کرتے چلے جائیں گے۔ اِس سے صاف عیاں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کے لئے ترقی کی راہیں پہلے سے متعین کر دی ہیں۔ ان کی ترقی ان راہوں کے ساتھ ہی وابستہ ہے۔ اگر وہ ان راہوں سے ہٹ کر ترقی کرنا چاہیں گے اور دوسروں کی نقالی میں لگ جائیں گے تو وہ کبھی ترقی نہ کر سکیں گے بلکہ دوسروں سے مغلوب ہی رہیں گے۔ اللہ تعالیٰ نے واضح فرمایا ہے کہ حقیقی ایمان باللہ، ایمان بالرسل، ایمان بالکتب، ایمان بالملائکہ اور ایمان بالآخرۃ اور تقویٰ اللہ ایسی صفات ہیں کہ ان سے متصف ہونے والوں پر اللہ تعالیٰ آسمان سے بھی اپنی برکتیں نازل کرتا ہے اور زمین سے بھی ان کے لئے برکتوں کے دروازے کھول دیتا ہے۔ چنانچہ وہ ایمان اور تقویٰ اللہ سے عاری لوگوں کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے:-

وَلَوْ اَنَّ اَهْلَ الْقُرٰۤى اٰمَنُوْا وَاتَّقَوْا لَفَتَحْنَا عَلَيْهِمْ بَرَكٰتٍ مِّنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ وَلٰكِنْ كَذَّبُوْا فَاَخَذْنٰهُمْ بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ؀ (الاعراف آیت ۹۷)

اور اگر ان بستیوں کے رہنے والے ایمان لاتے اور تقویٰ کی راہوں پر گامزن ہوتے تو ہم آسمانوں سے اور زمین سے ان کے لئے برکتوں کے دروازے کھول دیتے۔ لیکن انہوں نے نبیوں کو جھٹلایا پس ہم نے ان کو ان کے اعمال کی وجہ سے عذاب میں گرفتار کر لیا۔

پھر اللہ تعالیٰ نے یہ بتانے کے بعد کہ دنیا اور آخرت میں مسلمانوں کی ترقی ایمان اور تقویٰ اللہ کے ساتھ وابستہ ہے انہیں خبردار کیا ہے کہ اگر انہیں دنیا میں ایسی قومیں نظر آئیں جنہوں نے دین کو لہو لعب کا درجہ دے کر دنیا ہی کو اپنا اوڑھنا بچھونا بنا لیا ہو اور ہماری طرف سے ڈھیل ملنے پر انہوں نے مادی لحاظ سے بہت کچھ ترقیات حاصل کر لی ہوں تو ان (یعنی مسلمانوں) کا فرض یہ ہے کہ وہ دنیوی ترقیات کے لالچ میں اُن کے نقشِ قدم پر نہ چلیں بلکہ ایمان اور تقویٰ اللہ کی راہ پر گامزن رہتے ہوئے اپنے طریق پر ترقی کے لئے کوشاں ہوں بلکہ ساتھ کے ساتھ ان قوموں کو بھی اِس امر کی تبلیغ کریں کہ وہ اپنی مادی ترقیات پر نازاں نہ ہوں بلکہ خدا کی طرف جُھکیں تا وہ اُس آنے والے عذاب سے بچیں جو اُن کے لئے مقدر ہو چکا ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ مسلمانوں کو مخاطب کرتے ہوئے فرماتا ہے:-

وَذَرِ الَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا دِيْنَهُمْ لَعِبًا وَّلَهْوًا وَّغَرَّتْهُمُ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا وَذَكِّرْ بِهٖۤ اَنْ تُبْسَلَ نَفْسٌۢ بِمَا كَسَبَتْ لَيْسَ لَهَا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَلِيٌّ وَّلَا شَفِيْعٌ وَاِنْ تَعْدِلْ كُلَّ عَدْلٍ لَّا يُؤْخَذْ مِنْهَا اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ اُبْسِلُوْا بِمَا كَسَبُوْا لَهُمْ شَرَابٌ مِّنْ حَمِيْمٍ وَّعَذَابٌ اَلِيْمٌۢ بِمَا كَانُوْا يَكْفُرُوْنَ ؀ (الانعام آیت ۷۱)

یعنی تو اُن لوگوں کو جنہوں نے اپنے دین کو مشغلہ اور کھیل بنا لیا ہے اور ورلی زندگی نے انہیں دھوکا میں ڈالا ہوا ہے چھوڑ دے اور ان کے طریقوں اور اطوار سے کوئی واسطہ نہ رکھ بلکہ اس کلام الٰہی کے ذریعہ سے انہیں نصیحت کر اور سمجھا کہ وہ دین کو ہنسی کھیل کا ذریعہ نہ بنائیں اور ورلی زندگی اور اس کی زینتوں پر فریفتہ نہ ہوں تا کسی جان کو (یعنی ان لوگوں کو) اُس کے ان کرتوتوں کے سبب سے اِس طرح ہلاکت میں ڈال دیا جائے کہ خدا کے سوا اس کا نہ کوئی مددگار ہو اور نہ شفیع۔ اگر وہ اپنے کئے پر پشیمان ہو کر ہر طرح کا بدلہ بھی دیں تو اُن سے قبول نہ کیا جائے گا۔ انہیں ان کے کفر کے سبب سے پینے کو گرم پانی ملے گا اور ان کے لئے دردناک عذاب کے سوا کچھ نہ ہوگا۔

اِس آیۂ کریمہ سے صاف واضح ہے کہ موجودہ حالات میں جبکہ مغربی اقوام نے اپنے دین کو لہو و لعب کا درجہ دے کر دُنیا ہی کو اپنا اوڑھنا بچھونا بنایا ہوا ہے اور وہ دنیوی زینتوں پر حد سے زیادہ فریفتہ ہو کر انہیں میں مستغرق ہیں اور سراسر ایک بے قید اور اباحتی زندگی گزار رہی ہیں اُن کی بے اندازہ مادی ترقی اور عروج ہرگز بھی رشک کے قابل نہیں ہے بلکہ یہ ترقی اور عروج انہیں سزا دہی کے رنگ میں ملا ہے وہ خدائی تقدیر کے موجب کشاں کشاں ایک ہولناک انجام کی طرف بڑھ رہی ہیں۔ مسلمانوں کو ہرگز بھی یہ زیب نہیں دیتا کہ وہ بھی ان کے نقشِ قدم پر چلتے ہوئے دین کو لہو و لعب کا درجہ دیں اور مادی ترقیوں کے حصول کی خاطر آخرت سے اجر سے مُنہ موڑ لیں۔ مسلمانوں کا یہی فرض نہیں ہے کہ وہ مغربی اقوام کے نقشِ قدم پر نہ چلیں اور بہر طور و بہرحال ایمان باللہ اور تقویٰ کی راہ پر گامزن رہتے ہوئے اپنے آپ کو تائید و نصرت الٰہی کا مورد بنانے میں کوشاں رہیں بلکہ ان کا یہ بھی فرض ہے کہ تبلیغ و اشاعتِ اسلام کے ذریعہ خود ان مغربی اقوام کو بھی راہِ راست پر لانے کی کوشش کریں تاکہ وہ اس ہولناک انجام سے بچ سکیں، جو یکطرفہ مادی ترقی کے نتیجہ میں ان کے لئے مقدر ہو چکا ہے۔

قرآنِ مجید کی رُو سے یہ ہے وہ طرزِ عمل جو اِس زمانہ میں مسلمانوں کو اپنانا چاہیئے۔ اِس پر چل کر وہ دنیا میں بھی نائل المرام ہو سکتے ہیں اور عند اللہ سُرخرو ہو کر فلاحِ اُخروی کے بھی وارث بن سکتے ہیں۔

بحمد اللہ تعالیٰ جماعتِ احمدیہ اِس راہ پر گامزن ہے اور اِس لئے گامزن ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے ایک عظیم الشان مامور کو مبعوث فرما کر اسے اِس پر گامزن کر دکھایا ہے۔ یہی وہ راہ ہے جس پر گامزن ہونے کے ساتھ اسلام کا دنیا میں غالب آنا وابستہ ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نبوتِ محمدیہ کی فیض رسانی

محترم شیخ مبارک احمد صاحب فاضل سابق رئیس التبلیغ مشرقی افریقہ

۲۷ فتح ۱۳۵۱ھ ش (مطابق ۲۷ دسمبر ۱۹۷۲ء) کو جماعت احمدیہ کے اسی ویں جلسہ سالانہ کے پہلے اجلاس میں محترم شیخ مبارک احمد صاحب فاضل سابق رئیس التبلیغ مشرقی افریقہ نے جو تقریر فرمائی اس کا متن قارئین الفضل کے لئے ذیل میں درج کیا جاتا ہے۔

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بلند شان

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو جو عظیم مرتبہ اللہ تعالیٰ کے قرب کا حاصل ہے اس کے باعث آپ کی نبوت کو بھی خاص عظمت حاصل ہے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کی نبوت کو پہلی تمام نبوتوں پر بہت بڑی امتیازی شان عطا فرمائی ہے۔ اسی طرح آپ کی نبوت کو فیض رسانی میں پہلی سب نبوتوں کی فیض رسانی سے ہر طرح بڑھ کر اور خاص شانِ فضیلت حاصل ہے۔

نبوت محمدیہ کی فیض رسانی کا صحیح اندازہ لگانے کے لئے ضروری ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس قرب تام کا کسی قدر علم حاصل ہو جو آپ کو اللہ تعالیٰ کے حضور حاصل ہے۔ بخاری شریف میں حدیث معراج میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی انتہائی ارفع شان اور اس قرب خاص کے انتہائی مقام کا ذکر کرتے ہوئے یہ بیان ہوا ہے کہ جب جبرائیل علیہ السلام رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ساتھ لے کر چھٹے آسمان پر پہنچے اور حضرت موسیٰ علیہ السلام سے آپ کی ملاقات ہوئی تو اس ملاقات کے بعد حضرت جبرائیل علیہ السلام آپ کو لیکر اوپر گئے تو بے اختیار موسیٰ علیہ السلام نے کہا کہ اے میرے رب

لَمْ اَظُنَّ اَنْ يُّرْفَعَ عَلَيَّ اَحَدٌ

میں تو یہ گمان نہ کرتا تھا کہ مجھ سے اوپر بھی کوئی جا سکتا ہے اور مجھ سے اونچی شان والا اور بھی ہو سکتا ہے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے ان الفاظ سے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی رفعت شان اور علو مرتبہ کا اقرار کرتے ہوئے اس بات کا اظہار کیا ہے کہ آپ کو خدا تعالیٰ کے حضور قرب کا خاص مقام حاصل ہے۔ پھر جبرائیل علیہ السلام آپ کو ساتویں آسمان پر لے گئے جہاں آپ کی حضرت ابراہیم علیہ السلام سے ملاقات ہوئی اور پھر آپ کو ایک اور بلند مقام کی طرف لے جایا گیا جس کا نام سدرۃ المنتہیٰ ہے اور یہ ایک مقام ہے جو کسی کے وہم و گمان میں بھی نہیں آ سکتا۔ حضرت جبرائیل علیہ السلام کو تو پیچھے رہ جانے کا حکم ہوا اور رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کو قرب خاص کے اس مقام سے نوازا گیا جو ہر خیال و تصور سے بالا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس انتہائی قرب کے مقام کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا ہے۔

ثُمَّ دَنَا فَتَدَلّٰی فَكَانَ قَابَ قَوْسَيْنِ اَوْ اَدْنٰی

(النجم)

کہ آپ اللہ تعالیٰ کے بالکل قریب ہو گئے جس طرح دو کمانوں کی قوسیں اور ان کے وتر آپس میں مل جاتے ہیں اور یہ امتیاز نہیں رہتا کہ اوپر کی کمان کا وتر ہے یا نیچے کی کمان کا وتر اسی طرح رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور خدا تعالیٰ کی قوسیں انتہائی قریب ہو گئیں کہ آپس میں مل گئیں اور ان کے وتر انتہائی قرب کے باعث ایک ہو گئے اسی طرح رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مظہر اتم وحدت قرار دئے گئے اور چونکہ خدا جو منبع فیض کا مبداء ہے اس کے فیض سے کامل اور مکمل طور پر مستفیض ہو کر بنی نوع انسان کو فیض پہنچانے کے لئے آپ نے دنیا کی طرف نزول فرمایا

آپ کی دوسری عظیم شان اللہ تعالیٰ نے ان آیات میں یہ بیان فرمائی ہے کہ آپ کا فیض عالمگیر ہے۔ آپ کی نبوت کی فیض رسانی پوری کائنات پر محیط ہے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو سراج منیر قرار دے کر اس راز سے پردہ اٹھایا کہ جس طرح سورج کی روشنی اور اس کی تاثیر ہر قوم و ملک اور ہر ویران و آباد جگہ کو منور اور متاثر کرتی ہے۔ اسی طرح روحانی آفتاب ہمارے سید و مولیٰ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی تنویر اور تاثیر سے ساری دنیا ساری قومیں اور سارے ملک فیض حاصل کر رہے ہیں۔ بے شمار سینوں کی ظلمتیں آپ کے نور کامل سے دور ہو رہی ہیں اور بے شمار دل آپ کی نورانی شعاعوں سے منور ہیں۔ اس روحانی آفتاب کا نور ایسا کامل اور اصفی تھا جو آپ سے پہلے کسی نبی کو حاصل نہ تھا۔ یہ نور جو ہمارے سید و مولیٰ کو دیا گیا وہ ملائکہ میں نہیں تھا۔ نجوم میں نہیں تھا۔ قمر میں نہیں تھا۔ آفتاب میں بھی نہیں تھا۔ وہ زمین کے سمندروں اور دریاؤں میں بھی ......

وہ لعل اور یاقوت اور زمرد اور الماس اور موتی میں بھی نہیں تھا۔ غرض وہ کسی چیز ارضی اور سماوی میں نہیں تھا صرف انسان میں تھا یعنی انسان کامل میں جس کا اتم اور اکمل اور اعلیٰ اور ارفع فرد ہمارے سید و مولیٰ سید الانبیاء و سید الاحیاء محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔"

یہ سراج منیر یہ روحانی آفتاب یعنی ہمارے سید و مولیٰ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نور ہی نور تھے اور یہ نور نور کامل تھا اور پھر پوری انسانیت کے لئے تھا پوری کائنات کے لئے تھا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے

قَدْ جَآءَكُمْ مِّنَ اللّٰهِ نُوْرٌ (المائدہ)

تمہارے پاس اللہ کی طرف سے ایک نور آ چکا ہے۔

پس نبوت محمدیہ ان امتیازی شانوں کی حامل تھی اور ان انوار سماویہ کی مرقع تھی جو آپ کے ذریعہ نازل ہوئے۔ ان انوار اور فیوض سے نبوت محمدیہ نے دنیا میں ایک زبردست انقلاب پیدا کیا اور دنیا والوں نے ایک عظیم اخلاقی روحانی اور تمدنی تغیر کا مشاہدہ کیا۔

نبوت محمدیہ کے بعض بنیادی فیوض

نبوت محمدیہ کی فیض رسانی کی غیر محدود وسعت اور اس کی زبردست تاثیرات اور ان کے نتائج کا تفصیلی بیان بے شک بعید ازبیان اور ضروری ہے لیکن کسی انسانی طاقت میں نہیں کہ پوری تفصیلات کو بیان کر سکے یا انہیں احاطۂ تحریر میں لا سکے تاہم بعض بنیادی فیوض جو نبوت محمدیہ کی فیض رسانی کے نتیجہ میں حاصل ہوئے اور غیر معمولی شان کے حامل ہیں ان میں سے چند ایک کا بیان کرنا ضروری معلوم ہوتا ہے۔

زندہ خدا کی معرفت

نبوت محمدیہ سے سب سے بڑا فیض جو دنیا کو نصیب ہوا وہ خدا تعالیٰ کی ذات اعلیٰ و اکمل کا تعارف تھا۔ دنیا کو زندہ اور عظیم قدرتوں والے خدا کا پتہ نبوت محمدیہ کی فیض رسانی سے ملا۔ ایسے خدا کی معرفت ملی جو صفات حسنہ سے متصف ہے۔ یہ خدا شناسی اور معرفت جو یقینی طور پر خدا کا پتہ دیتی ہے اس وقت تک ممکن نہیں جب تک فوق العادت اور غیر معمولی عظمت کے زندہ نشانات نہ دکھائے جائیں۔ نبوت محمدیہ کے طفیل صحابہؓ نے اور پھر ان کے بعد آنے والوں نے ایسے غیر معمولی اور عظمت و شان کے زندہ اور خارق عادت نشانات دیکھے جن سے ان کی زندگیوں میں ایک عجیب اثر پیدا ہوا۔ جوں جوں وہ یہ نشان دیکھتے توں توں ان میں فدائیت عقیدت اور محبت کے بے پناہ جذبات پیدا ہوتے ان کے ذریعہ ان کی زندگیوں میں نیکی اور پرہیزگاری کا ایک زبردست انقلاب پیدا ہو گیا یہ تبدیلی بغیر اس بات کے کہ انہوں نے خدا تعالیٰ کو دیکھ لیا تھا پیدا ہی نہیں ہو سکتی تھی۔ یہ نشانات بڑی کثرت سے اور بار بار دکھائے گئے ان میں سے چند ایک کا تذکرہ وقت کی مناسبت سے ضروری ہے

۱۔ دنیا جانتی ہے کہ پہلے ہی دن سے کفار مکہ نے ہمارے سید و مولیٰ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مخالفت کی۔ انہوں نے اپنی مخالفت کو انتہا تک پہنچا دیا اور آپ کو دکھ دینے میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ کیا۔ آپ کے قتل کا منصوبہ بنایا گیا اور کئی بار کوشش کی گئی کہ آپ کو موت کے گھاٹ اتار کر آپ کے مشن کو ہی ختم کر دیا جائے مگر آپ نے اس خدا سے جو علام الغیوب اور عظیم قدرتوں والا ہے علم پا کر اعلان کیا کہ یہ سب منصوبے خاک میں مل گئے اور میں کفار کے تمام حملوں سے محفوظ رہوں گا کیونکہ اللہ تعالیٰ نے مجھے پہلے سے خبر دے رکھی ہے کہ

وَاللّٰهُ يَعْصِمُكَ مِنَ النَّاسِ (سورۃ المائدہ)

یعنی دشمنوں کے حملوں اور ان کے منصوبوں کے بد نتائج سے تجھے محفوظ رکھا جائے گا اور تاریخ عالم اس بات کی گواہ ہے کہ دشمن کی ہر سازش جو آپ کے خلاف کی گئی ناکام ہوئی اور اس کا منصوبہ جو آپ کی جان لینے کے لئے تیار کیا گیا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خاک میں مل گیا۔

۲۔ ہجرت کے واقعہ پر ہی غور کر لیں کہ جہاں قدم قدم پر انہوں نے خدا تعالےٰ کی ذات کا مشاہدہ کیا وہاں مخالفوں نے بھی بار بار خدا تعالےٰ کی ذات کے جلوے دیکھے سب سے پہلے کافروں نے یہ منصوبہ بنایا کہ آپ کے گھر کا محاصرہ کیا جائے اور جب آپ گھر سے باہر نکلیں تو سب مل کر آپ پر ٹوٹ پڑیں اور آپ کو قتل کر دیں۔ اس منصوبہ میں سب قبائل کے نمائندوں کو شامل کیا جائے تا بنو مناف انتقام لینے کا خیال بھی دل میں نہ لائیں۔ اللہ تعالےٰ نے اپنے پیارے رسول کو کفار کے اس منصوبہ سے آگاہ کر دیا اور حکم فرمایا کہ راتوں رات گھر سے نکل کھڑے ہوں اور مدینہ کی طرف ہجرت کر جائیں اس ارشاد کی تعمیل میں آپ اپنے گھر سے نکل کر حضرت ابو بکرؓ کے ہاں آجاتے ہیں محاصرہ کرنیوالوں کی آنکھیں آپ کو دیکھ نہیں سکتیں صبح ہونے پر جب کفار آپ کو گھر میں موجود نہیں دیکھتے تو وہ حیران ہوتے ہیں اور خیال کرتے ہیں کہ شکار ہاتھ سے نکل گیا۔ یہ پہلا موقع تھا جب کفار نے خدا تعالےٰ کی قادرانہ شان کا نشان دیکھا اور وہ اپنے مقصد میں ناکام و نامراد ہوئے۔

۳۔ آپ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کو ساتھ لیکر مدینہ کی طرف ہجرت کرنے کے ارادہ سے غار ثور میں پہنچتے ہیں اور اس میں پناہ لیتے ہیں تو دشمن آپ کا پیچھا کرتا ہے کھوجی آپ کے قدموں کے نشان دیکھتا ہوا اور دشمنوں کو ساتھ لئے غار کے عین منہ پر پہنچ جاتا ہے اور بڑے یقین سے کہتا ہے کہ آپ اس غار سے آگے نہیں گئے حضرت ابو بکرؓ دشمن کو اپنے قریب پاتے ہیں تو خطرہ محسوس کرتے ہیں وہ فکر مند ہوتے ہیں لیکن خدا کا محبوب اور نبی نہایت اطمینان سے غار میں فروکش ہے اور اپنے ساتھی کو یہ کہکر اطمینان دلاتا ہے کہ

لَا تَحْزَنْ اِنَّ اللّٰهَ مَعَنَا

فکر نہ کرو خدا ہمارے ساتھ ہے دشمن ہمیں نہ دیکھ سکے گا اور نہ ہم تک پہنچ سکے گا چنانچہ دشمن غار کے منہ پر مکڑی کا بنا ہوا جالا دیکھکر وہاں سے واپس چلے جاتے ہیں وہ ذہنی اور فکری انتشار کا شکار ہو جاتے ہیں۔ کوئی کچھ کہتا ہے اور کوئی کچھ کہتا ہے اور اس طرح ایک بار پھر خدا تعالےٰ اپنے محبوب رسول اور اس کے مخالفوں کے درمیان دیوار بن کر حائل ہو جاتا ہے۔

۴۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دو دن تک اس غار میں پناہ لینے کے بعد اپنے رفیق حضرت ابو بکرؓ کو ساتھ لیکر مدینہ منورہ کی طرف روانہ ہو گئے اور ادھر مکہ والوں نے آپ کی تلاش میں ناکام رہنے کے بعد یہ اعلان کر دیا کہ جو کوئی ان دونوں کو زندہ یا مردہ واپس لے آئیگا۔ اس کو ایک سو اونٹنیاں انعام کے طور پر دی جائیں گی اور اس اعلان کو قبائل میں خوب پھیلایا گیا۔ اونٹ عربوں کے نزدیک ایک قیمتی سرمایہ اور بیش قیمت نعمت تھی اس لئے کئی لوگ اس انعام کی لالچ میں آپ کی تلاش میں نکل کھڑے ہوئے ان لوگوں میں سراقہ نامی ایک بدوی رئیس بھی تھا اس شخص نے آپ کو مدینہ کی سڑک پر جا لیا۔ اس نے اپنا تیز رفتار عربی گھوڑا آپ کے پیچھے دوڑایا لیکن کچھ فاصلہ پر اسکے گھوڑے کے پاؤں زمین میں دھنس گئے۔ اس نے عربوں کے دستور کے مطابق تیروں سے فال نکالی جو بری نکلی مگر انعام کے لالچ میں وہ پھر گھوڑے پر سوار ہوا اور اسے سرپٹ دوڑاتا ہوا آپ کے پیچھے ہو لیا لیکن دوسری دفعہ جب وہ آپ کے قریب پہنچا تو اس کے گھوڑے نے پھر ٹھوکر کھائی وہ نیچے آرہا اور اس کے گھوڑے کے پاؤں ریت میں اتنے دھنس گئے کہ ان کا نکالنا مشکل ہو گیا اس نے دوبارہ تیروں سے فال لی اور فال خراب نکلی اس سے وہ مایوس ہو گیا بعد اس نے خیال کیا کہ اس شخص کا پکڑنا مشکل ہے اس نے آپ کو آواز دی اور پناہ کا طالب ہوا خدا کے رسول نے اسے اپنے پاس بلایا اس سے باتیں کیں اور اس کی درخواست پر اس کو پروانہ امن لکھدیا۔ اب دیکھئے وہ کون سی طاقت تھی جو ہر بار گھوڑے کے آگے آجاتی تھی اور اس کے پاؤں کو ریت میں دھنسا دیتی تھی صاف ظاہر ہے کہ وہ خدائے ذوالجلال و مقتدر کی ہستی تھی جو ہر بار سراقہ کے گھوڑے کے آگے کھڑی ہوئی اور بالآخر سراقہ نے بھی اسے دیکھ لیا اور سمجھ لیا کہ یہی وہ ہستی ہے جو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی حفاظت کر رہی ہے وہ اپنے فعل پر نادم ہوا اور معذرت کرنے لگا۔

۵۔ سراقہ نے جب غرق ندامت سے شرابور ہو کر معذرت چاہی اور یہ یقین کر لینے پر کہ ایک دن آپ ضرور غالب آجائیں گے۔ یہ درخواست کی کہ آپ مجھے امن کا پروانہ لکھدیں رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے اس کی معذرت قبول کی اور پروانہ امن بھی لکھدیا جب وہ واپس لوٹنے لگا تو آپ نے فرمایا:۔

"سراقہ اس وقت تیرا کیا حال ہوگا جب کسریٰ کے کنگن تیرے ہاتھوں میں ہوں گے۔"

اور پھر وہ زمانہ آیا جب کسریٰ کی فوجوں نے مسلمان مجاہدین سے شکست کھائی اور اس جنگ میں مسلمانوں کو جو مالِ غنیمت ملا۔ اس میں کسریٰ کے سونے کے کنگن بھی تھے۔ یہ کنگن جب حضرت عمرؓ کے سامنے رکھے گئے تو انہوں نے سراقہ کو جو اس وقت مسلمان ہو گئے تھے بلایا اور انہیں حکم دیا کہ وہ کنگن اپنے ہاتھوں میں پہنیں۔ چنانچہ انہوں نے وہ کنگن اپنے ہاتھوں میں پہنے اور اس طرح پھر ایک بار خدا تعالےٰ کے جلوؤں کو مشاہدہ کیا اور دنیا نے بھی دیکھ لیا کہ اسلام جو خدا پیش کرتا ہے وہ عجیب طاقتوں اور قدرتوں والا خدا ہے

۶۔ پھر ہم دیکھتے ہیں کہ کسریٰ اپنے یمن کے گورنر کے ذریعہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی گرفتاری کے احکام بھیجتا ہے۔ گورنر بادشاہ کے احکام کی تعمیل میں اپنے دو سپاہیوں کو مکہ روانہ کرتا ہے سپاہی آپ کے پاس حاضر ہوتے ہیں اور گورنر کے احکام گرفتاری سے آپ کو اطلاع دیتے ہیں۔ اس موقع پر بھی اپنے اور بیگانے دوست اور دشمن خدا تعالےٰ کی ذات کا مشاہدہ کرتے ہیں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سپاہیوں کی بات سنتے ہیں اور فرماتے ہیں کل اس کا جواب دیا جائے گا۔ اگلے دن جب سپاہی دوبارہ حاضر ہوتے ہیں تو آپ خدا تعالےٰ سے اطلاع پاکر فرماتے ہیں کہ میرے خدا نے تمہارے بادشاہ کو اس کے بیٹے کے ہاتھوں قتل کروا دیا ہے سپاہی حیران و ششدر واپس لوٹتے ہیں اور گورنر کو اس واقعہ کی اطلاع دیتے ہیں گورنر نئے احکام کی انتظار کرنے لگ جاتا ہے۔ تھوڑے دنوں کے بعد اسے ایران کے نئے بادشاہ کا سر بمہر لفافہ ملتا ہے جس میں لکھا ہوتا ہے کہ ہمارا باپ ظالم تھا ہم نے اسے قتل کر دیا ہے اس نے عرب کے نبی کی گرفتاری کے جو احکام جاری کئے تھے وہ منسوخ کئے جاتے ہیں خدا تعالےٰ کے اس زندہ نشان کو دیکھ کر انہوں کا ایمان و عرفان بڑھتا ہے۔ عقیدت و محبت ترقی کرتی ہے اور دشمن خدا تعالےٰ کے قہری جلوہ کو دیکھکر نہ صرف حیران ہوتے ہیں بلکہ اس کے وجود ہستی ہونے کا اعتراف کرتے ہیں۔

۷۔ مکہ کے مشرکین نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم اور آپ کے ماننے والوں پر ظلم کو انتہا تک پہنچا دیا انہوں نے انہیں دکھوں میں مبتلا کرنے کے لئے ہر ستم روا رکھا اور بالآخر آپ کو مکہ سے ہجرت کر جانے پر مجبور کر دیا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خدا تعالےٰ سے علم پاکر یہ اعلان فرمایا کہ میں ایک دن مکہ میں واپس آؤں گا اور فتح و کامرانی کے ساتھ آؤنگا۔ آپ نے فرمایا مجھے اللہ تعالےٰ نے بتایا ہے کہ

لَرَآدُّكَ اِلٰى مَعَادٍ (قصص)

تجھے ضرور مکہ واپس لے جایا جائیگا اور بڑی عظمت کے ساتھ لے جایا جائیگا پھر دنیا جانتی ہے کہ مکہ فتح ہوتا ہے تمام ظالم اپنے ظلموں کو یاد کرکے یہ یقین رکھتے تھے کہ ان کے مظالم کی سزا صرف اور صرف یہ ہو سکتی ہے کہ ٹکڑے ٹکڑے کر کے درندوں کے آگے پھینک دیا جائے مگر وہ ذات جو رحمت خداوندی کے فیض سے مستفیض تھی جو رحمانیت و رحیمیت کے صفات کی مظہر تھی وہ انہیں معاف کر دیتی ہے اور یہ اعلان عام ہوتا ہے کہ لَا تَثْرِيْبَ عَلَيْكُمُ الْيَوْمَ آج تم پر کوئی زجرو توبیخ نہیں کی جائے گی مکہ والوں نے اس موقعہ پر ایک غیر معمولی نشان کے ذریعہ خدا کو دیکھا اس کی معرفت حاصل کی اور وہ اس کے رسول کے قدموں میں گر گئے یہ اور اس قسم کے ہزاروں نہیں لاکھوں نشانات تھے جن سے عرب قوم اور دنیا کے دوسرے لوگوں کو خدا تعالےٰ کی معرفت نصیب ہوئی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پاک صحبت میں انہوں نے سچ مچ خدا کو دیکھ لیا تھا یہی وجہ ہے کہ ان میں جاں نثاری اور فدائیت کا جذبہ انتہا کو پہنچا ہوا تھا اور حق و صداقت کی خاطر بڑی سے بڑی قربانی کو بھی وہ ہیچ خیال کرتے تھے دنیا اس بات کی گواہ ہے کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے اولین مخاطب جنہوں نے ایسا عظیم قدرتوں والا خدا دیکھا تھا آپ سے بے حد محبت کرنے لگے وہ پروانوں کی طرح آپ پر گرے اور نثار ہو گئے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں وہ خدا دکھایا جو تمام صفات حسنہ سے متصف ہر نقص اور کمزوری سے پاک نہایت درجہ محبت کرنے والا اور ہر محنت و عمل کا بہت بڑھ چڑھکر اجر دینے والا تھا۔ جو ماں سے زیادہ مہربان۔ باپ سے زیادہ شفیق دوست سے زیادہ مربی اور ہر وفادار سے زیادہ وفادار تھا جسے اپنے بندہ کی جان نکالتے وقت بھی تردد ہوتا ہے۔ اس عظیم خزانہ کے ملنے پر صحابہؓ اس کی خاطر اپنی جان مال اور عزت و آبرو قربان کرنے پر تیار ہو گئے اور جبھی تو حضرت ابو بکرؓ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات پر یہ فرمایا تھا کہ

مَنْ كَانَ مِنْكُمْ يَعْبُدُ مُحَمَّدًا
فَاِنَّ مُحَمَّدًا قَدْ مَاتَ وَمَنْ كَانَ
يَعْبُدُ اللّٰهَ فَاِنَّ اللّٰهَ حَيٌّ لَا يَمُوْتُ (بخاری)

(باقی صفحہ پر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

احمدی ڈاکٹروں کو چیلنج

(مکرم مولوی محمد اسماعیل صاحب منیر سیکرٹری مجلس نصرت جہاں۔ ربوہ)

اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو تکمیل اشاعت اسلام کی غرض سے مبعوث فرمایا۔ اس عظیم مقصد میں کامیابی حاصل کرنے کی ایک کلید کسرِ صلیب ہے جس کی پیش خبری ہمارے آقا حضرت محمد مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمائی تھی۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی ساری زندگی کسرِ صلیب کی مہم کو سر کرنے میں لگا دی تھی اس کاسر صلیب کے پہلے خلیفہ حضرت مولانا نورالدین صاحبؓ نے اللہ تعالیٰ سے خبر پاکر یہ اعلان فرمایا تھا کہ مغربی افریقہ میں پانچ لاکھ عیسائی حلقہ بگوش اسلام ہوں گے۔ وہ سب کے سب تعلیم یافتہ ہوں گے اور وہ دن اسلام کے لئے عظیم الشان دن ہوگا۔

پھر کاسر صلیب کے دوسرے خلیفہ حضرت مصلح موعودؓ نے اللہ تعالیٰ کے خاص اشارہ سے مغربی افریقہ میں احمدیہ مسلم مشنوں کا ایک جال پھیلا دیا جس کے نتیجہ میں عیسائی حلقوں میں کھلبلی مچ اٹھی اور کئی عیسائی مشن اپنا کام بند کرنے پر مجبور ہو گئے۔

اور اب جب کاسر صلیب کے تیسرے خلیفہ موعود نافلہ نے بنفس نفیس مغربی افریقہ کا دورہ فرمایا تو آپ نے "نصرت جہاں آگے بڑھو پروگرام" کا اعلان فرمایا جس کے زیر انتظام احمدیہ ہسپتال اور سکولز قائم ہو کر عیسائیت کے آخری سہارے پر کاری ضرب ثابت ہو رہے ہیں۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے ہم احمدیوں پر احسانِ عظیم فرمایا ہے کہ کسرِ صلیب کے جہاد میں شامل ہونے والوں کی صفوں میں اضافہ فرما دیا ہے۔ جہاں پہلے صرف مبلغین کرام ہی یہ کام کر رہے تھے اب ان کے ساتھ احمدی ٹیچرز اور احمدی ڈاکٹروں کو وافر موقع فراہم فرما دیا ہے تا ان کی دیرینہ خواہش پوری ہو جو مبلغین کے کارناموں کو پڑھکر ان کے دلوں میں پیدا ہوا کرتی تھی۔ ہمارے بزرگ صحابی ڈاکٹر محمد منیر صاحب آف لاہور کا اکلوتا بیٹا پیدا ہوا تو والدین کے دل میں یہ جذبہ بار بار اٹھتا تھا کہ ان کا بیٹا بھی اسلام کا سپاہی بنے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے ان کے بیٹے ڈاکٹر منور احمد صاحب کو یہ توفیق دی کہ وہ اپنا پرائیویٹ کلینک چھوڑ کر اپنے پیارے امام کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے مغربی افریقہ کے ملک نائیجیریا میں پہنچ گئے۔ جہاں جسمانی مریضوں کے علاج کے ساتھ ساتھ انہیں عوام کی دعوت پر اسلام پر کئی لیکچر بھی دینے کا موقع مل رہا ہے۔ اس خبر کو پاکر والدین کی خوشی کی کوئی انتہا نہ رہی کہ ان کے بیٹے کو تبلیغِ اسلام کا بھی بہترین موقع مل رہا ہے۔ الحمد للہ۔

شاہراہ غلبۂ اسلام کو وسیع تر بنانے کے لئے جہاد کے اِس نئے محاذ کا اجراء فرماتے ہوئے ہمارے پیارے امام ایدہ اللہ نے ۳۰ ہیلتھ سنٹر اور ۷۰، ۸۰ ہائی سکول مغربی افریقہ کے ممالک میں قائم کرنے کا اعلان فرمایا تھا۔ اسے جرمنی کی پروٹسٹنٹ پریس سروس نے تاریخ کی سب سے بڑی اسلامی ڈیویلپمنٹ ایڈ قرار دیا ہے۔ اور گیمبیا کے وزیر صحت و تعلیم و سماجی بہبود الحاج جابہیا گاربیا نے اِسی پروگرام کو عظیم رفاہی سرگرمیوں کا نام دیا ہے۔ جونہی پروگرام کا اعلان ہوا۔ اللہ تعالیٰ کے فرشتوں نے اس کی تکمیل کے لئے کام کرنا شروع کر دیا اور ہم نے مشاہدہ کیا کہ کاسر صلیب سے الٰہی وعدہ ینصرک رجال نوحی الیہم من السماء کے مطابق ۳۰ کی بجائے ۶۰ ڈاکٹروں کے دلوں میں وقف کی تحریک ہوئی جبکہ ان کو باہر جانے کے لئے چھٹی کی ضرورت پیش آئی تو ہماری حکومت کے افسران کے دلوں میں تحریک ہوئی اور [redacted] کے قانون کا اجراء ہوا اور یہاں سے روانگی کے مراحل یکے بعد دیگرے طے ہونے میں ہر قدم پر سہولت پیدا ہوتی گئی۔ افریقہ کے انسانی دلوں پر خدائی فرشتوں کے نزول کے ایسے ہی مناظر ہم نے یہاں بیٹھے ہوئے دیکھے مثلاً غانا میں گزشتہ دس سال سے ڈاکٹر بھجوانے کے لئے ہم کوشاں تھے مگر اجازت ہی نہ ملتی تھی۔ اب دیکھتے ہی دیکھتے چار ڈاکٹروں کو وہاں لے جانے کے نہ صرف پرمٹ مل گئے بلکہ ان کے ہسپتالوں کو بھی باقاعدہ رجسٹر کر لیا گیا ہے اسی طرح نائیجیریا میں ڈاکٹروں کی رجسٹریشن کا قانون بہت سخت ہے مگر وہاں بھی اللہ تعالیٰ نے ہماری مساعی کو نوازا اور اب چار ڈاکٹرز وہاں پہنچ چکے ہیں مغربی افریقہ میں اس وقت تک ۱۸ ڈاکٹرز پہنچ چکے ہیں جن میں سے ایک لیڈی ڈاکٹر بھی ہیں۔ ہمارے ان ڈاکٹروں کی قربانی کو دیکھکر سیرالیون کے مشرقی پراونس کے ریزیڈنٹ منسٹر نے بے اختیار کہا کہ احمدی ڈاکٹر واقعی قابل داد ہیں جو اپنا وطن اور سب کچھ چھوڑ چھاڑ کر یہاں خدمت کی نیت سے پہنچ گئے ہیں۔ غانا میں ہمارے پاکستانی ہائی کمشنر مسٹر ایس اے سعید نے ڈاکٹر غلام مجتبیٰ صاحب کے ہسپتال کا معائنہ فرمایا اور اپنے تاثرات کا یوں اظہار فرمایا: "اس ہسپتال کے قیام پر جملہ ابتدائی مشکلات اور رکاوٹوں کا مقابلہ کرنے کے بعد ڈاکٹر و مسیز غلام مجتبیٰ عوام کی جو بے لوث خدمت سرانجام دے رہے ہیں میں ان سے بے حد متاثر ہوا ہوں"۔

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے ان ڈاکٹروں کی قربانیوں کو خوب نوازا ہے۔ مالی لحاظ سے ڈاکٹر غلام مجتبیٰ صاحب کو ۶۰ سیڈی ماہوار الاؤنس مکان، پانی، بجلی اور سفر کی سہولتوں کے علاوہ ان کے ہسپتالوں کی آمد کا ۲۵ فی صد ملتا ہے پہلے سال میں ان کے حصہ کی ماہوار اوسط ۴۰۰ سیڈی سے زائد رہی ہے الحمد للہ۔ گویا اپنے اخراجات نکال کر دس ہزار روپے ماہوار کی آمد جس کو پاکستانی ڈاکٹر یقیناً رشک کی نگاہوں سے دیکھتے ہیں سو الحمد للہ کہ ہم خرما و ہم ثواب والا معاملہ ہے۔

ہمارے ڈاکٹروں کے کام کرنے کے لئے ہسپتالوں کی ضرورت تھی سو اللہ تعالیٰ نے وہاں بھی معجزانہ طور پر ینصرک رجال نوحی الیہم من السماء کا نظارہ دکھایا۔ اگر سیرالیون کی گورنمنٹ نے سرکاری ڈسپنسریوں کو خالی کر دیا تو غانا کے چیفوں نے بڑی بڑی عمارتیں عارضی طور پر دے دیں۔ غانا کے ایک قصبہ اسکوسے میں تو ان عارضی عمارتوں میں ۵۰ بستروں کا ہسپتال قائم ہو چکا ہے اور اب مستقل عمارت بنانے کی اجازت حکومت دے چکی ہے اور کم و بیش ۵ لاکھ روپے کے خرچ کی منظوری بھی حضور عطا فرما چکے ہیں۔

ڈاکٹرز اور ہسپتال کی موجودگی کے بعد اگر مریض نہ ہوں تو ہمارا کام ادھورا رہ جاتا مگر یہاں بھی نصرت الٰہی نے عجب سماں کیا۔ ڈاکٹر منور احمد صاحب کو تو مریضوں نے ایک پل بھی انتظار نہ کرنے دیا ڈاکٹر حفیظ صاحب کے مریضوں کے دلوں میں یہ خواہش بار بار اٹھتی رہی کہ سالکین جا کر علاج کرائیں ڈاکٹر آفتاب احمد صاحب کے ہسپتال میں مریضوں کی بے پناہ تعداد کو دیکھکر P.R.O. حیران رہ گئے ڈاکٹر مجتبیٰ صاحب کے ہاں تو اپریشن کروانے والے پیشگی رقم ادا کر کے بکنگ کرواتے ہیں اور اکثر ڈاکٹروں کے پاس مریض سو سو میل کے فاصلہ سے آتے ہیں اور ان ڈاکٹروں کی دوا اور دعا کے نتیجہ میں صحت یاب ہو کر جاتے اور پھر دوسروں کو بھجواتے ہیں۔ اس کامیابی کو رشک کی نگاہ سے دیکھنے والے عیسائی چیف بھی اپنے ہاں مزید ایسے ہسپتالوں کے قیام کا مطالبہ کر رہے ہیں اور ان قومی خدمات کی وجہ سے غانا کے صدر مملکت نے جماعت احمدیہ کا شکریہ ادا کیا ہے۔

انہی خدمات کے اعتراف کے طور پر سیرالیون کے ایک غیر جماعت دوست ابوبکر بنگل صاحب نے تو اپنی وصیت میں اپنی ساری جائیداد احمدیہ مسلم مشن کے نام لگا دی ہے۔ سیرالیون کے وزیر آنریبل بنگالی مصطفےٰ سنوسی نے جماعت احمدیہ کی ترقی کی رفتار دیکھ کر گزشتہ سال یہ اعلان فرما دیا تھا کہ

"اب اسلام کی فتح کا دن قریب ہے"

لندن میں مغربی افریقہ کے ایک ملک کے ہائی کمشنر نے احمدیہ مشن کی موجودہ مساعی کے نتیجہ میں اپنے ملک کی ۸۰ فی صد آبادی کے آئندہ ۸ سالوں میں احمدیت سے منسلک ہو جانے کی پیشگوئی کی ہے" نصرت جہاں آگے بڑھو پروگرام کی وجہ سے احمدیہ مشنوں میں جو زبردست حرکت پیدا ہوئی ہے اس سے عیسائی حلقوں میں زبردست تہلکہ مچ چکا ہے جس کا اظہار لندن کے ٹائمز اور کراچی کے جنگ نے بھی کیا ہے۔

گویا ہمارے پیارے امام حضرت ناصر دین نے جو فرمایا تھا کہ ہماری عیسائیت سے سب سے بڑی اور فیصلہ کن جنگ مغربی افریقہ میں ہوگی طبی محاذ پر ہمارے ۱۸ مجاہد ڈاکٹروں نے اس کا شاندار آغاز کر دیا ہے اور ہم آج کی اس مجلس میں ایسے ہی مجاہد ڈاکٹر مبارک احمد صاحب کو الوداع کہتے ہیں (اللّٰھم انصرہ نصراً عزیزاً)

اب اس مہم کو انجام تک پہنچانے کا کام آپ سب کے سپرد ہے اور مجھے یقین ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ سب کو اس زبردست چیلنج کو قبول کرنے کی توفیق عطا فرمائے گا اور آپ اپنے پیارے امام کی خواہش کے مطابق میدان عمل میں پہنچنے سے پہلے اپنی تیاری پورے زور و شور سے شروع فرما دیں گے حضور چاہتے ہیں کہ ہمارا ہر احمدی ڈاکٹر افریقہ جانے کے لئے تیار رہے (گو ہم اپنی ضرورت پوری کرنے کے لئے اس کے حالات کو مدنظر رکھیں گے) اور افریقہ جانے والا ڈاکٹر بڑا مخلص ہونا چاہیئے۔ بڑا دعا گو ہونا چاہیئے، بڑا پیار کرنے والا ہونا چاہیئے۔ بڑا دیانتدار ہونا چاہیئے تاوہ بھی حساب کے جھمیلوں میں نہ ڈالے اور کم از کم تین سال کے لئے وقف کرے اور چونکہ افریقہ میں ہمارے ڈاکٹر کو مبلغ بھی سمجھتے ہیں اس لئے اسے قرآن مجید اور حضرت مسیح موعودؑ کی کتابوں کا خوب مطالعہ کرتے رہنا چاہیئے اس کی اگلی زندگی پر پختہ ایمان ہونا چاہیئے تا ہر قسم کی قربانی بشاشت سے دے سکے اور اس کا بہترین اجر خدا تعالیٰ سے پائے۔ افریقہ میں کامیابی حاصل کرنے والے ڈاکٹر کو سرجری کی مشق بھی ہونی چاہیئے نیز ایک

(باقی صفحہ ۸ پر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

چوہدری عبدالرزاق صاحب مرحوم آف ملتان

(محترم سید شاہ محمد صاحب سابق رئیس التبلیغ انڈونیشیا)

مکرم چوہدری عبدالرزاق صاحب سے خاکسار کی پہلی ملاقات ۱۹۳۶ء میں سنگاپور میں ہوئی۔ مکرم جناب مولانا غلام حسین صاحب ایاز مرحوم مبلغ انچارج تھے۔ اور یہ عاجز بھی کچھ عرصہ ہی قبل بسلسلہ تبلیغ وہاں پہنچا تھا۔ انتہائی مشکلات اور مصائب کے دن تھے۔ غیروں کی پریشان کن مخالفت ایک طرف۔ اور مالی تنگی کا لاینحل مسئلہ دوسری طرف ایسے پرآشوب زمانے میں ایک لمبے عرصے تک چوہدری عبدالرحمٰن صاحب چوہدری عبدالرزاق صاحب اور چوہدری محمد صدیق صاحب مرحوم ہر سہ برادران مشن ہاؤس کے کرایہ کا معتدبہ حصہ نہایت خوشدلی اور اخلاص کے ساتھ ادا فرماتے رہے اور اپنے کاروباری دورہ کے ساتھ ساتھ تبلیغ بھی کرتے رہے۔ جزاہم اللہ۔

۱۹۴۸ء میں خاکسار جوگ جکرتا وسطی جاوا (انڈونیشیا) میں مشن قائم کرنے کے لئے متعین تھا۔ میری دوسری ملاقات چوہدری عبدالرزاق صاحب اور چوہدری عبدالرحمٰن صاحب سے وہیں ہوئی۔ وہاں ان کے دو عزیز مکرم عطاء اللہ خان صاحب اور مکرم طفیل محمد صاحب طب کی دکان کرتے تھے۔ یہ دونوں بھائی ان سے ملاقات کے لئے مع ایک اور عزیز عبدالواحد صاحب حالی اوکاڑہ وہاں تشریف لائے اور کچھ عرصہ وہاں قیام کیا۔ وہاں ہم نے باجماعت نماز جمعہ اور تراویح ادا کرنے کا اہتمام کیا۔ وہاں بھی جماعتی کاموں میں نہایت بشاشت قلبی اور خلوص کے ساتھ حصہ لیتے رہے۔ اس کے بعد بھی قریباً عرصہ تیس سال تک انڈونیشیا میں تبلیغی خدمت کی انجام دہی کے لئے مامور رہا اور ان سب بھائیوں کو تبلیغ و اشاعت کے سلسلہ میں ہر ممکن مالی قربانی کے لئے ہر وقت تیار پایا۔ چندوں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے۔

دوسری جنگ عظیم سے قبل ۱۹۴۱ء میں چوہدری عبدالرزاق صاحب اور چوہدری عبدالرحمٰن نے انڈونیشیا کے مشہور صنعتی شہر "باندونگ" (مغربی جاوا کے علاقہ) میں مستقل کاروبار شروع کیا۔ وہاں بھی مشن ۱۹۴۰ء سے کھولا گیا تھا۔ جس کے انچارج مکرم مولوی عبدالواحد صاحب فاضل سماٹری تھے۔ وہاں بھی انہوں نے مبلغ سلسلہ کے ساتھ ہر رنگ میں تعاون فرمایا اسی شہر "BANDUNG" کا ہی واقعہ ہے کہ ۱۹۴۴ء میں مخالفین احمدیت کی سراسر جھوٹی شکایات کی بنا پر جماعت احمدیہ کے تین مبلغین اور آٹھ عہدیداران جماعت کو ظالم جاپانی فوج کی ملٹری پولیس نے گرفتار کر کے قید میں ڈال دیا۔ جن میں یہ عاجز بھی شامل تھا تین ماہ پر مصائب اور پراذیت زمانہ گزارنے کے بعد جب ہم قید سے رہا ہوئے تو ان دونوں بھائیوں نے چار بکرے بطور شکرانہ ذبح کر کے غرباء میں تقسیم کئے اور اسی خوشی میں اپنے دو ملازموں کو کثیر رقم دے کر چار دن کی چھٹی پر ان کو گھر بھجوا دیا۔

قید کے دوران ہمارے کپڑے بوسیدہ ہو چکے تھے۔ جونہی ہم قید سے باہر آئے مکرم چوہدری عبدالرزاق صاحب نے اپنے کپڑے مجھے پہنائے اور چوہدری عبدالرحمٰن صاحب نے اپنے کپڑے مکرم ملک عزیز احمد صاحب، مرحوم کو پہنائے السمیری مکرم مولوی عبدالواحد صاحب اور دیگر رہا شدہ احباب کے ساتھ بھی حسن سلوک سے پیش آئے۔ اور ہم میں سے جو دور دراز، باندونگ شہر سے باہر جانے والے تھے ان کا کرایہ اور سفر خرچ بھی برداشت کیا۔ جزاہم اللہ احسن الجزاء فی الدارین خیراً۔

باندونگ میں قیام جماعت کے بعد خاکسار ایک اور شہر "گیبومین" وسطی جاوا میں نئی جماعت کے قیام کے لئے کوشاں تھا۔ ایک نو احمدی دوست مکرم رادین محمد موسیٰ صاحب نے ارادہ ظاہر کیا کہ وہ تعمیر مسجد کے لئے ایک قطعہ اراضی خرید کر جماعت کے حوالہ کرنے کا وعدہ کیا۔ لیکن ان کے پاس نقد رقم موجود نہ تھی میں نے چوہدری عبدالرزاق صاحب اور چوہدری عبدالرحمٰن صاحب کو بذریعہ چٹھی تحریک کی کہ وہ مکرم رادین محمد موسیٰ صاحب کو بطور قرضہ حسنہ اس نیک کام کے لئے رقم مہیا فرما دیں اور ان دونوں بھائیوں نے بلا تامل اور بلا تاخیر رقم ارسال فرما دی جو رادین محمد موسیٰ صاحب نے بعد میں بالاقساط ادا فرما دی۔ اللہ تعالیٰ رادین محمد موسیٰ مرحوم اور ان دونوں بھائیوں کو اور ان کی اولاد و لواحقین کو اس دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی اس نیک عمل کے بدلے بہترین انعامات سے نوازے۔ آمین۔

ایک غیر از جماعت دوست جو شیخ صاحب کے نام سے مشہور تھے اور "باندونگ" شہر میں کاروبار کرتے تھے وہ کہا کرتے تھے کہ چوہدری عبدالرحمٰن صاحب اور چوہدری عبدالرزاق صاحب نے عین شباب میں ان آزاد ممالک میں جس قسم کے اعلیٰ اخلاق و اطوار اور پاکیزگی دامن کا پاک نمونہ دکھایا ہے شاذ ہی کوئی اس طرح اپنے دامن کو داغدار ہونے سے بچا سکتا ہے۔

جنگ کے اختتام پر یہ دونوں بھائی اپنے وطن لنگیری ضلع جالندھر واپس آ گئے۔ اور قیام پاکستان پر ملتان میں رہائش پذیر ہو کر کاروبار کرتے رہے اور مجھے دوستوں نے بتایا کہ وہاں بھی جماعتی کاموں میں اخلاص اور محبت سے صف اول میں ہو کر حصہ لیتے رہے۔

عید الاضحیہ سے ایک روز قبل ۱۵ر جنوری ۱۹۷۳ء کو کچھ عرصہ بیمار رہنے کے بعد مکرم عبدالرزاق صاحب اس دار فانی سے رخصت ہو کر اپنے مالک حقیقی کے پاس چلے گئے اور دوسرے دن بوجہ موصی ہونے کے مقبرہ بہشتی ربوہ میں مدفون ہوئے

انا للہ و انا الیہ راجعون

مرحوم نے اپنے پیچھے مخلص احمدی اولاد چھوڑی ہے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت میں اپنا قرب خاص عطا کرے اور پسماندگان اور لواحقین کو صبر جمیل بخشے اور ہر آن ان کا حافظ و ناصر ہو اور اپنے انعامات سے وافر حصہ عطا فرمائے۔ آمین

مرحوم کا جنازہ جب ملتان سے ربوہ لایا گیا ہے تو دور دراز سے ان کے عزیز و اقارب پشاور۔ کراچی۔ اوکاڑہ وغیرہ سے ربوہ پہنچ گئے ہوئے تھے۔ مرحوم بہت خوبیوں کے مالک تھے سلسلہ و خلافت کے فدائی و عاشق تھے جماعت و خلافت کے لئے انتہائی غیرت رکھتے تھے

اے خدا بر تربت او ابر رحمت ببار
داخلش کن از کمال فضل در بیت النعیم

اے مرے اہلِ وفا سست کبھی گام نہ ہو

امسال سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے سال نو کا اعلان فرماتے ہوئے تحریک جدید کے وعدوں کی آخری تاریخ ۳۱ مارچ مقرر فرمائی تھی۔ تاریخ مقررہ پر وعدہ کا جائزہ لیا گیا تو حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ازراہ شفقت اس میں ۳۱ جنوری تک توسیع فرما دی۔ ابھی تک بعض جماعتوں کے وعدے مرکز میں نہیں پہنچے اگر اس تاخیر کی وجہ سستی ہے تو سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مذکورہ بالا کلام اور حسب ذیل ارشاد ہمیشہ نظر رکھئے اور جلد از جلد اپنی جماعت کے جملہ افراد کو مستعد اور مطلوبہ قربانی کے لئے تیار کیجئے۔ حضور رضی اللہ عنہ کا ارشاد ہے کہ:-

"میں یہ تاکید کرتا ہوں کہ تم ہرگز نہ سست ہونا چاہیئے ایک دن کی سستی بعض اوقات ایمان کے ضائع ہو جانے کا باعث ہو جاتی ہے ......
وہ جماعتیں جو کل کام کرتی تھیں اور آج نہیں کرتیں وہ سمجھیں ہر ایک وقت کام کرنا تھا اور دوسرے وقت اس نے کام کرنا چھوڑ دیا۔ وہ پیچھے پڑ گئے ہے۔ اور خدا سے دور جا رہی ہے پس ان کو دوڑنا چاہیئے"

جن جماعتوں نے ابھی تک وعدے مرکز میں نہیں بھجوائے وہ ان ارشادات کی روشنی میں اپنا محاسبہ کریں اور جلد ہی اپنے ایمان افروز عمل سے ثواب دارین حاصل کریں۔

(وکیل المال اول تحریک جدید)

دعائے مغفرت

مکرم مولوی سراج دین صاحب چک 8-91/10-R محمود آباد ضلع ملتان مورخہ .. جنوری بروز جمعہ بوقت نماز مغرب وفات پا گئے ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کے درجات بلند کرے اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق دے۔ آمین۔

(حکیم محمود احمد معلم وقف جدید چک 91-8/10-R ضلع ملتان)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

نوٹ: مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز و صدر انجمن احمدیہ کی منظوری سے قبل صرف اس لئے شائع کی جا رہی ہیں تاکہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ دن کے اندر اندر تحریری طور پر مع ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

۲۔ ان وصایا کو جو نمبر دیئے جا رہے ہیں وہ ہرگز وصیت نمبر نہیں ہیں بلکہ یہ مسل نمبر ہیں۔ وصیت نمبر صدر انجمن احمدیہ کی منظوری حاصل ہونے پر دیئے جائیں گے۔

۳۔ وصیت کنندگان۔ سیکرٹری صاحبان مال اور سیکرٹری صاحبان وصایا اس بات کو نوٹ فرمالیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

مسل نمبر ۲۱۰۰۰

میں پارسا خاتون بیوہ سید ارشد علی مرحوم قوم پٹھان عمر ۶۸ سال پیدائشی احمدی ساکن ناظم آباد کراچی۔ ضلع کراچی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۰/۱۲/۷۲ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

۱۔ حق مہر مبلغ ۵۰۰/- روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اگر اس کے بعد کوئی جائداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی

اس وقت مجھے مبلغ ۱۰۰/- روپے ماہوار آمد بصورت جیب خرچ ہے۔ میں تازیست اپنی آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامتہ: پارسا خاتون بیوہ سید ارشد علی مرحوم D/7/4 بلاک ناظم آباد کراچی ۱۸۔

گواہ شد: سید ظفر احمد

گواہ شد: محمد شفیع خان نجیب ناظم آباد 6/8-E-2 کراچی

مسل نمبر ۲۱۰۰۱

میں سعید احمد چیمہ ولد غلام احمد صاحب قوم جٹ چیمہ پیشہ طالب علم عمر ۲۱ سال بیعت پیدائشی ساکن چک ۶۵۰ گ ب ضلع لائل پور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۳۱/۱۲/۷۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائداد اس وقت کوئی نہیں میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت ۴۰/- روپے ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔

العبد: سعید احمد چیمہ ولد چوہدری غلام احمد صاحب ہوسٹل ۳ پنجاب یونیورسٹی نیو کیمپس لاہور

گواہ شد: عبدالحمید لیکچرار زرعی یونیورسٹی لائلپور

گواہ شد: ڈاکٹر عبدالرحمن ہومیو ڈاکٹر جناح کالونی موصی ۱۴۶۳۲

مسل نمبر ۲۱۰۰۲

میں بشارت احمد گوندل ولد چوہدری سلطان احمد صاحب قوم جٹ پیشہ ملازمت عمر ۲۹ سال بیعت پیدائشی ساکن کوٹڑی ضلع دادو۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۴/۱۲/۷۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری جائداد اس وقت کوئی نہیں میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت ۳۹۵/- روپیہ ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔

العبد: بشارت احمد گوندل کوٹری ڈاک خانہ ٹیلیگراف ورکشاپ ضلع دادو۔

گواہ شد: منیر احمد فرخ ڈویژنل انجینئر ٹیلیگراف حیدر آباد۔ سندھ۔

گواہ شد: محمد جلال شمس شاہد مربی سلسلہ ضلع حیدر آباد۔

مسل نمبر ۲۱۰۰۳

میں عبدالحکیم ولد عبدالقادر صاحب مرحوم قوم ککے زئی پیشہ طالب علم عمر ۱۹ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹/۱۲/۷۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائداد اس وقت کوئی نہیں۔ میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت ۲۰/- روپیہ ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی

میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔

العبد۔ ملک عبدالحکیم ہوسٹل جامعہ احمدیہ ربوہ۔ ضلع جھنگ۔

گواہ شد: محمود احمد نعیم ہوسٹل جامعہ احمدیہ ربوہ

گواہ شد: چوہدری ممتاز حسین امتیاز۔ کارکن صدر انجمن احمدیہ۔ ربوہ۔

مسل نمبر ۲۱۰۰۴

میں سکینہ ماجد زوجہ چوہدری عبدالماجد صاحب۔ قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر ۳۶ سال بیعت پیدائشی ساکن ملتان شہر۔ ضلع ملتان۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۳۰/۱۲/۷۲ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے

۱۔ حق مہر مبلغ ۱۵۰۰/- روپے

۲۔ زیورات طلائی ۲۱ تولے مالیتی ۲۰۰۰/- روپے

۳۔ ایک مکان واقع گلگشت کالونی مالیتی ۲۰۰۰۰/- روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

اس وقت مجھے ۱۵۰/- روپے کرایہ دکان ماہوار آمد ہے۔ میں تازیست اپنی آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہونگی۔

میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامتہ: سکینہ ماجد۔ زوجہ عبدالماجد صاحب ایس ڈی او [illegible] لوہاراں بیرون بوہڑ گیٹ۔ ملتان۔

گواہ شد: برکت اللہ محمود مربی سلسلہ احمدیہ مقیم ملتان

گواہ شد: منور احمد بقلم خود موصی ۱۲۴۶۱

مسل نمبر ۲۱۰۰۵

میں ممتاز کبریٰ زوجہ ڈاکٹر ارشاد باری صاحب قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر ۲۳ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن تبولہ ضلع ساہیوال بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۹/۱۲/۷۲ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے

۱۔ حق مہر مبلغ ۲۰۰۰/- روپے

۲۔ زیور طلائی مالیتی ۱۲۶۰ روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامتہ: ممتاز کبریٰ زوجہ ارشاد باری تبولہ ضلع ساہیوال

گواہ شد۔ محمد صدیق سیکرٹری مال جماعت احمدیہ تبولہ

گواہ شد۔ ارشاد باری ظفر میڈیکل سٹور تبولہ۔ ضلع ساہیوال۔

بقیہ صفحہ ۴

اے لوگو سنو۔ تم کیوں دیوانے ہوئے جاتے ہو دیکھو تم میں سے جو محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی عبادت کرتا تھا وہ جان لے کہ آپ فوت ہو گئے۔ مگر جو تم میں سے اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتا تھا وہ جان لے کہ وہ اب بھی زندہ اور قائم رہنے والا ہے اس پر کبھی موت وارد نہیں ہوگی۔ یہ تو ایک نہایت مقرب اور عظیم صحابی کا قول تھا۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک عزیز ہستی حضرت ام ایمن کا حال دیکھیے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد وہ زار و قطار رو رہی تھیں لوگوں نے پوچھا ام ایمن تمہیں کیا ہوا کہ یہ حالت بنا رکھی ہے کہنے لگیں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے ہم خدا کا تازہ بتازہ کلام سنتے تھے آپ کی وفات کے بعد اب یہ کلام اترنا بند ہو گیا۔ (باقی)

ترسیل زر اور انتقالی امور کے متعلق مینیجر الفضل ربوہ سے خط و کتابت کیا کریں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت صاحبزادہ مرزا عزیز احمد صاحبؓ کی وفات پر

لوکل انجمن احمدیہ ربوہ کی قرار داد تعزیت

لوکل انجمن احمدیہ ربوہ کا یہ غیر معمولی اجلاس حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے سب سے بڑے پوتے اور جلیل القدر صحابی حضرت صاحبزادہ مرزا عزیز احمد صاحب رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی وفات پر دلی رنج اور افسوس کا اظہار کرتا ہے اور دست بدعا ہے کہ اللہ تعالےٰ حضرت صاحبزادہ صاحب مرحوم کو اعلیٰ علیین میں جگہ عطا فرمائے۔ اور ان کے مدارج کو بلند فرمائے۔ آمین۔

حضرت صاحبزادہ صاحب مرحوم ۱۹۴۵ء میں اعلیٰ سرکاری ملازمت سے ریٹائر ہونے کے بعد لمبے عرصہ تک سلسلہ عالیہ احمدیہ کی خدمت کرتے رہے چنانچہ آپ پہلے ناظر امور عامہ رہے اور پھر جولائی ۱۹۵۹ء سے ۳۰ر اپریل ۱۹۷۱ء تک ناظر اعلیٰ کے عہدے پر فائز رہے۔ نہایت نیک۔ بے نفس۔ خوش خلق۔ منکسر المزاج اور حلیم الطبع بزرگ تھے آپ کا وجود اللہ تعالےٰ کا ایک نشان تھا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو بذریعہ خواب آپ کے قبول احمدیت کا نظارہ دکھایا گیا تھا۔ جو کہ حیرت انگیز رنگ میں پورا ہوا آپ کی وفات سے جماعت احمدیہ میں ایک بہت بڑا خلا پیدا ہو گیا ہے۔ جس کو اللہ تعالےٰ ہی پُر فرمائے۔ اللہ تعالےٰ آپ کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور آپ کی اولاد کو بھی نیکی اور پاکیزگی کے ساتھ خدمتِ دین میں اپنی عمر بسر کرنے کی توفیق بخشے۔ آمین۔

ہم اس اجتماع صدمہ کے موقعہ پر حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز، مرحوم کی بیگم حضرت سیدہ نصیرہ بیگم صاحبہ، ہر دو صاحبزادگان اور صاحبزادیوں سے دلی ہمدردی اور تعزیت کا اظہار کرتے ہیں اور دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالےٰ حضرت میاں صاحب رضی اللہ عنہ کو جنت الفردوس میں اپنے قرب خاص سے نوازے اور ہم سب کو صبر جمیل عطا فرمائے اور مرحوم کے نقش قدم پر چلتے ہوئے خدمتِ دین کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

(صدر عمومی لوکل انجمن احمدیہ ربوہ)

تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ کی قرارداد تعزیت

سٹاف وطلباء تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ کا یہ غیر معمولی اجلاس حضرت صاحبزادہ مرزا عزیز احمد صاحب رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی وفات حسرت آیات پر گہرے رنج والم کا اظہار کرتا ہے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

وکل من علیھا فان ویبقیٰ وجہ ربک ذوالجلال والاکرام

مرحوم حضرت مسیح پاک علیہ السلام کے جلیل القدر صحابہ میں سے تھے سالہا سال تک بطور ناظر امور عامہ و ناظر اعلیٰ سلسلہ کی خدمات نہایت خوش اسلوبی سے سرانجام دیتے رہے انتہائی شریف النفس، حلیم الطبع، منکسر المزاج اور عبادت گزار بزرگ تھے۔ غرباء اور اپنے ماتحتوں کے لئے بالخصوص نہایت مشفق تھے۔

دعا ہے کہ اللہ تعالےٰ مرحوم کو اپنے فضلوں کی رداء میں ڈھانپ لے اور جنت الفردوس میں اعلیٰ علیین میں جگہ دے۔ فرشتے اللہ تعالےٰ کا یہ پیار بھرا کلام سنا کر اُن کا استقبال کریں کہ

یا ایتھا النفس المطمئنۃ ارجعی الیٰ ربک راضیۃ مرضیۃ
فادخلی فی عبادی وادخلی جنتی۔

(سٹاف وطلباء تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ)

قائدین مجالس خدام الاحمدیہ ضلع لائل پور کا ضروری اجلاس

۲۵ر فروری بروز اتوار صبح دس بجے مسجد احمدیہ لائل پور میں قائدین مجالس خدام الاحمدیہ ضلع لائل پور کا ضروری اجلاس ہوگا۔

نماز ظہر کے بعد مکرم مولوی دوست محمد صاحب شاہد خدام سے خطاب فرمائیں گے۔

تمام قائدین کی حاضری ضروری ہے۔

مبارک احمد۔ قائد ضلع لائل پور

دعائے مغفرت

محترمہ اشرف بی بی صاحبہ والدہ محمد اسلم صاحب ٹیوب ویل آپریٹر جھنگڑ حاکم والا ضلع شیخوپورہ مورخہ ۲۴ جنوری کو وفات پاگئیں

انا للہ وانا الیہ راجعون

حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے بعد نماز عصر نماز جنازہ پڑھائی اور بہشتی مقبرہ میں تدفین کے بعد مکرم شیخ مبارک احمد صاحب نے دعا فرمائی۔

مرحومہ ضلع راولپنڈی کے گاؤں موہری کھنڈیال کی رہنے والی تھیں ۱۹۶۲ء میں بیعت کی تھی سلسلہ احمدیہ میں داخل ہونے کے بعد مخالفت اور مشکلات کا بہادری سے مقابلہ کیا۔

مرحومہ بڑی ہمدرد اور ملنسار دلعزیز خاتون تھیں۔ احباب کی خدمت میں درجات کی بلندی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(محمد خان نسیم۔ ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد)

ہفتہ وصولی ۳ر تا ۹ر فروری

۱۔ خدام الاحمدیہ کی پہلی سہ ماہی ختم ہو چکی ہے تمام مجالس کو سہ ماہی وصولی کا گوشوارہ بھجوایا جا رہا ہے۔

مجالس سے درخواست ہے کہ ۳ر فروری تا ۹ر فروری ہفتہ وصولی منائیں۔ اس ہفتہ کے دوران چندہ ماہ فروری کے ساتھ ساتھ پہلی سہ ماہی کا جو بقایا رہ گیا ہے اُسے بھی وصول کیا جائے۔

۲۔ تعمیر ہال کے سلسلہ کے وعدہ جات لئے جا چکے ہیں۔ اگر آپ نے اپنا بجٹ نہیں بھجوایا تو اسے مکمل کر کے بھجوایا جائے۔ اس ہفتہ کے آخر میں اپنی رپورٹ بھی مرکز کو ارسال کریں۔

(مہتمم مال خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

مطالعہ ماہوار کتب اور قائدین اضلاع کی ذمہ داری

شوریٰ خدام الاحمدیہ ۱۹۷۲ء کے موقعہ پر فیصلہ کیا گیا تھا کہ دیہاتی مجالس کو کتب مہیا کرنے کی ذمہ داری قائدین اضلاع کی ہوگی۔ ماہوار کتب کی فہرست شعبہ تعلیم کی سکیم میں دی گئی ہے۔ ماہ فروری کے مطالعہ کے لئے کتاب "کشتی نوح" مقرر کی ہوئی ہے۔ قائدین اضلاع نے اپنے ضلع کی جس جس دیہاتی مجلس کو کتب ارسال

احمدی ڈاکٹروں کو چیلنج بقیہ صفحہ ۵

آئی سپیشلسٹ کی فوری ضرورت ہے۔

آخر میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ کا ایک اہم ارشاد سناتا ہوں۔ حضور ایدہ اللہ تعالےٰ نے اللہ تعالےٰ پر کامل توکل کا اظہار کرتے ہوئے بڑے ہی پُر وثوق انداز میں فرمایا:۔

"مجھے یہ فکر نہیں کہ یہ رقم کہاں سے آئے گی کیونکہ جب اللہ تعالےٰ کا یہ منشاء ہے کہ خرچ کیا جائے تو اللہ تعالےٰ ضرور دے گا۔ یہ رقم بہرحال مجھے ملے گی۔ مجھے کوئی فکر نہیں مزید برآں مجھے وہاں کام کرنے کے لئے فوری طور پر ۳۰ ڈاکٹروں کی ضرورت ہے اور اساتذہ اس کے علاوہ ہیں۔ یہ بھی مجھے فکر نہیں کہ رضاکار واقف ملیں گے یا نہیں ملیں گے۔ یہ تو اللہ تعالےٰ کا منشاء ہے کہ یہاں کام کیا جائے۔ جس چیز کی مجھے فکر ہے اور آپ کو بھی ہونی چاہیئے وہ یہ ہے کہ محض خدا کے حضور مالی قربانی پیش کر دینا کوئی چیز نہیں جب تک وہ مقبول نہ ہو اس واسطے آپ بھی دعا کریں اور میں بھی دعا کروں گا کہ یہ سعی مشکور ہو۔ خدا تعالےٰ اس حقیر سی قربانی کو قبول فرمائے"

(الفضل ۵ر شہادت ۱۳۵۱ہش)

نہیں کہیں مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ سے ضرورت کے مطابق فوراً کتب منگوالیں کتب بذریعہ وی۔پی ارسال کی جائیں گی مجالس کا بروقت جائزہ لیں کہ ماہوار کتب کے مطالعہ کے لئے وہ کس حد تک کوشش کر رہی ہیں۔

(مہتمم تعلیم)